کلامِ محمود

منظوم کلام

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد
المصلح الموعود

شائع کردہ
نظارت نشر و اشاعت قادیان

۸۵

میں تمہیں جانے نہ دوں گا

کیا محبت جائے گی یوں   کیا پڑا روؤں گا میں خوں
یاد کرکے چشم سے گوں   میں تمہیں جانے نہ دوں گا
میں تمہیں جانے نہ دوں گا

خواہ تم کتنا ہی ڈانٹو   خواہ تم کتنا ہی کوسو
خواہ تم کتنا بھی جھڑکو   میں تمہیں جانے نہ دوں گا
میں تمہیں جانے نہ دوں گا

کیا ہوئی اُلفت ہماری   کیا ہوئی چاہت تمہاری
کھا چکا ہوں زخم کاری   میں تمہیں جانے نہ دوں گا
میں تمہیں جانے نہ دوں گا

مجھ سے تم نفرت کرو گے   سامنے میرے نہ ہو گے
ساتھ میرا چھوڑ دو گے   میں تمہیں جانے نہ دوں گا
میں تمہیں جانے نہ دوں گا

دل میں رکھوں گا چھپا کر   آنکھ کی پُتلی بنا کر

میری حالت پر نظر کر عیب سے غضِ بصر کر
ڈھیر ہو جاؤں گا مر کر پر تجھے جانے نہ دُوں گا
مَیں تمھیں جانے نہ دُوں گا

ٹوٹ جائیں کس طرح سے عہد کے مضبوط رشتے
اس لیے ہم کیا ملے تھے مَیں تمھیں جانے نہ دُوں گا
مَیں تمھیں جانے نہ دُوں گا

خواہ مجھ سے رُوٹھ جاؤ مُنہ نہ سالوں تک دکھاؤ
یاد سے اپنی بھلاؤ مَیں تمھیں جانے نہ دُوں گا
مَیں تمھیں جانے نہ دُوں گا

تم تو میرے ہو چکے ہو تم مرے گھر کے دیے ہو
میرے دل میں بس رہے ہو مَیں تمھیں جانے نہ دُوں گا
مَیں تمھیں جانے نہ دُوں گا

آؤ آؤ مان جاؤ مجھ کو سینے سے لگاؤ
دل سے سب شکوے مٹاؤ مَیں تمھیں جانے نہ دُوں گا
مَیں تمھیں جانے نہ دُوں گا

☆